رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر۔ غلام نبی

قیمت دو پیسے (۲)

جلد ۲۲	مورخہ ۲۳ محرم ۱۳۵۴ سنہ ھجری	یوم شنبہ	مطابق ۲۷ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء	نمبر ۱۵۰

گورنر پنجاب کی نصیحت مسلمانانِ پنجاب کو

مسلمانوں کی باہمی ناچاقی اور کشمکش سے متاثر ہو کر حال میں ہندوستان کے بہت سے نامور مسلمانوں نے جو دردمندانہ اپیل شائع کی۔ اس میں چونکہ دیگر لڑائی جھگڑوں کے سلسلہ میں یہ بھی ذکر تھا۔ کہ "پنجاب کے بعض اضلاع میں عامۃ المسلمین، اور فرقہ احمدیہ کے مابین مخالفت نے ایک ایسی خطرناک صورت اختیار کر لی ہے۔ جس سے آئندہ نہایت ناگوار نتائج پیدا ہونے کا اندیشہ معلوم ہوتا ہے"! اس لئے احرار کے حامی اور مددگار بعض اخبارات نے جہاں اپیل شائع کرنے والے معززین کے خلاف زبان طعن و تشنیع دراز کی۔ وہاں اس بات سے ہی انکار کر دیا کہ مسلمانوں میں کوئی لڑائی جھگڑا۔ اور آپس کی مخالفت و معاندت پائی جاتی ہے:۔

چنانچہ "احسان" نے لکھا:۔

"کوئی مسلمان کسی مسلمان کی سیاسی و ملی خدمات پر اس لئے نام نہیں دھرتا۔ کہ فلاں مخصوص عقیدہ کا مالک ہے۔ یا مسلمانوں کے فلاں فرقہ۔ گروہ یا قبیلہ سے تعلق رکھتا ہے مسلمانوں کا عمل اس معاملہ میں ظاہر ہے۔ وہ ہر اس مسلمان کے کام کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھنے کے عادی ہیں۔ جو بحیثیت مجموعی قوم کے لئے مفید اور کارآمد ثابت ہو رہا ہو۔ اور ساری قوم کا مخلص خادم ہو"!

یہ الفاظ خطرہ کے اس الارم کے جواب میں لکھے گئے تھے۔ جس کا ذکر دردمندانہ اپیل میں بایں الفاظ کیا گیا تھا۔

"ہندوستان کے طرز حکومت میں جو تبدیلیاں عنقریب رونما ہونے والی ہیں۔ ان میں اگرچہ گورنروں۔ اور گورنر جنرل کو غیر محدود اختیارات دیئے گئے ہیں لیکن باوجود اس کے اکثریت قوت۔ اور اقتدار۔ اقلیت کو کچلنے۔ اور مٹانے کے واسطے اصلاحات جدیدہ کی زیر حمایت کافی ضرب لگا سکتا ہے"!

لیکن یہی بات جب دوسرے الفاظ میں ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب نے حال میں انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ پر مسلمانانِ پنجاب کو مخاطب کر کے کہی۔ تو "احسان" نے اسے "نہایت مفید اور کارآمد نصیحت" قرار دیا۔ اور اس پر مسلمانوں کی ناچاقیاں۔ اور نااتفاقیاں واضح ہو گئیں:۔

سر ہربرٹ ایمرسن نے مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہا:۔

"اگر مسلمانانِ پنجاب آپس میں اتفاق کرنے کے قابل نہ ہوئے۔ اور جماعتی۔ یا ذاتی رقابتوں سے متاثر ہوتے رہے۔ تو صوبہ کی حکومت کے نظم و نسق میں اہم اور موزون حصۂ عمل کے زبردست مواقع سے محروم ہو جائیں گے"!

ظاہر ہے۔ کہ یہ وہی نصیحت ہے۔ جو مسلمان لیڈروں نے عمومی رنگ میں تمام ہندوستان کے مسلمانوں کو اپنی دردمندانہ اپیل میں کی۔ اور جس کو "احسان" اور اسی قماش کے دوسرے اخبارات نے کچھ بھی اہمیت نہ دی لیکن اب جبکہ گورنر بہادر پنجاب نے اس کا ذکر کیا ہے۔ تو اسے خاص طور پر وقعت دی جا رہی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی تسلیم کیا جا رہا ہے۔ کہ

"اگر پنجاب کے مسلمان سیاستین اپنے ذاتی جھگڑوں کو بالائے طاق رکھ کر محض ملکی و ملی مفاد کے پیش نظر کوئی پروگرام وضع کرنے سے قاصر رہ گئے۔ تو ان کی باہمی نااتفاقی کا نتیجہ اس کے سوا اور کسی شکل میں برآمد نہیں ہوگا۔ کہ صوبہ کی اور قوم کی قسمتوں کی عنان غیر مسلموں کے ہاتھ میں چلی جائے۔ اور منصب پرست مسلمان محض آلہ کار بن کر رہ جائیں"!

مگر سوال یہ ہے۔ کہ جب مسلمانانِ پنجاب میں ذاتی جھگڑے۔ اور باہمی نااتفاقیاں انتہا تک پہنچی ہوئی ہیں۔ اور یہ بھی حقیقت ہے جس کی تصدیق صوبہ کے سب سے بڑے حاکم نے کر دی ہے کہ "اگر مسلمان آپس میں اتفاق کرنے کے قابل نہ ہوئے۔ تو حکومت کے آئندہ نظم و نسق میں اپنا حق حاصل کرنے سے محروم رہ جائیں گے"۔ تو کیوں وہ لوگ۔ جو مسلمانوں کو آپس میں لڑا رہے اور ان کے لئے اتحاد ناممکن بنا رہے ہیں۔ خدا کے لئے مسلمانانِ پنجاب پر رحم نہیں کرتے۔ یہ ذمہ داری "احسان" کے نزدیک ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔ جو نئے دستور و آئین کے ماتحت پنجاب کی وزارت عظمٰی کے منصب پر قبضہ جمانے۔ یا وزارتیں حاصل کرنے کے لئے مسلمانوں میں انشقاق پیدا کر رہے ہیں۔ لیکن نہ معلوم اس نے احراریوں کو کیوں نظر انداز کر دیا جو ہر بات میں خواہ وہ سیاسی ہو۔ یا مذہبی اپنی ٹانگ اڑانا ضروری سمجھتے ہیں۔ اور جو اٹھتے بیٹھتے ہر اس شخص کو جو ان کی فتنہ پردازیوں کے سامنے سر تسلیم خم نہ کرے، یہ دھمکیاں دیتے رہتے ہیں کہ وہ اسے کونسل یا اسمبلی میں منتخب نہیں ہونے دیں گے:۔

حقیقت یہ ہے، کہ مسلمانانِ پنجاب میں اس فتنہ کے بانی مبانی احراری ہیں جو گورنر پنجاب پر بھی واضح ہو چکا ہے۔ آگے اگر مسلمان اس کے انسداد کے لئے کوشش نہ کریں۔ تو کسی اور کو کیا ضرورت پڑی ہے ان کے غم میں گھلتا ہے۔ اور ان کو بربادی سے بچانے کے لئے کوئی خاص انتظام کرے۔

یہ بھی گورنر صاحب بہادر کی بڑی مہربانی ہے۔ کہ اس وقت جبکہ ابھی اصلاحِ حال کا موقعہ میسر ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کو باہمی اتحاد و اتفاق کی طرف توجہ دلا دی ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانا مسلمانوں کا کام ہے:۔

کلکتہ میں ملک معظم کی سلور جوبلی

کلکتہ ۲۲ اپریل ۔ نامہ نگار الفضل کو معلوم ہوا ہے ۔ کہ ممبران جماعت احمدیہ کلکتہ کے افراد نے سلور جوبلی فنڈ کی تحریک میں نہایت فراخدلی سے حصہ لیا ہے ۔ لیکن افسوس کا مقام ہے ۔ کہ مسلمانانِ کلکتہ نے حادثۂ کراچی کے احتجاج کے طور پر سلور جوبلی میں کسی طرح کا حصہ لینے کے خلاف قراردادیں پاس کی ہیں ۔ حالانکہ حادثۂ کراچی سے سلور جوبلی کا کوئی تعلق نہیں یہاں یہ واضح کر دینا ضروری ہے ۔ کہ احمدیانِ کلکتہ اپنے مذہبی اعتقاد کی بناء پر سلور جوبلی کے کارکنوں کے ساتھ ہر طرح کا تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں ؛

(نامہ نگار ۔ کلکتہ)

چندہ کشمیر ریلیف فنڈ

گذشتہ دو ہفتے میں چندہ کشمیر ریلیف فنڈ میاں احمد الدین صاحب زرگر کے ذریعہ اسی روپے داخل ہو چکا ہے ۔ یہ چندہ ضلع لاہور ۔ ضلع گوجرانوالہ ۔ ضلع سیالکوٹ اور ضلع جہلم کی جماعتوں کی سعی کا نتیجہ ہے ۔ اگر بارسوخ اور بااثر احمدی احباب میاں احمد الدین صاحب کے ساتھ پورے طور پر تعاون کریں ۔ تو چندہ کی وصولی میں اور بھی اضافہ کی گنجائش ہے ؛

پس احباب سے درخواست ہے ۔ کہ چندہ کشمیر ریلیف فنڈ نہ صرف خود ادا کریں ۔ بلکہ میاں احمد الدین صاحب کے ساتھ تعاون کر کے بھی ثواب حاصل کریں ۔ فنانشل سکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ

قادیان

پنڈی بھٹیاں میں مباہلہ

دعائے مباہلہ ۱۹ اپریل بعد نماز عصر ہوگی ۔ کیونکہ سابقہ تاریخ پر غیر احمدیوں کے مولوی نہ پہنچ سکتے تھے ۔ طالب دعا

خاکسار محمد مراد

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

امریکہ سے درخواستہائے بیعت ارسال کرنے والوں کے نام

امریکہ کی تازہ ڈاک سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں حسب ذیل مردوں اور خواتین کی خواستہائے بیعت موصول ہوئی ہیں ؛

1. Magie Hill Columbus U.S.A.
2. Jacab Hill " "
3. Theodore Ford Kansis city "
4. Mrs Helen Williams Chicogo "
5. Mrs Ester Kinney Cleveland "
6. Rasheeda Alam Pittsburgh "
7. Mary Jackson Indianapolis "
8. Aleo Southen " "
9. Amtul Karim Columbus "
10. Abu Jaafer " "
11. Ahmad Moosa " "
12. Mrs Rasooli Khalil Pittsburgh "
13. Rahmat Mahmud " "
14. Rokia Mahmud " "
15. Rahmat Saleh " "
16. Aemity Rasheed " "
17. Abdullah Eesa Pilkinsburgh "
18. Bashir Afzal " "
19. Naseera Afzal " "
20. Arzeera Afzal " "
21. Mrs Moneera Hamid Pittsburgh U.S.A
22. Miss Karma Ghalib " "
23. Nemat Islam " "
24. Abu Dawood " "
25. Mouriah Mahmud " "
26. Sadik Mahmud Pennsylvina "
27. Walie Rashid " "
28. Mahmud Ahmad " "
29. Hidayet Ahmad " "
30. Mouriah Ahmad " "
31. Ali Afzal " "
32. Fatima Tala " "
33. Sakinah Subhan " "
34. Akmal Taha " "
35. Abdus Subhan " "
36. Rasul Akhtar " "
37. Jamil Akhtar " "
38. Mr Jan Murteza " "
39. Ismail Hassan Pittsburgh "
40. Rubus Mohley Ohio "
41. Eber Ward " "

شکریہ

موضع عالم گڑھ تحصیل و ضلع گجرات میں عرصہ سے بعض غیر احمدی احمدیوں کو تنگ کر رہے تھے ۔ پچھلے دنوں انہوں نے ایک عام جلسہ کر کے احرار پارٹی کی انگیخت سے احمدیوں کو مسجد میں نماز پڑھنے سے روک دیا ۔ اس واقعہ کی اطلاع بخدمت ایڈیٹر اخبار الفضل و ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع گجرات و سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس کو بھیجی گئی ۔ علاقہ میں بھی غیر احمدیوں کے جبر و تشدد کا کافی چرچا ہوا ۔ چنانچہ اس امر کے تصفیہ کے لئے محترم جناب

... فراہمی چندہ سلور جوبلی چوہدری اشرف خان صاحب ذیلدار ۔ و چوہدری سکندر خان صاحب سفید پوش علاقہ موضع عالم گڑھ میں تشریف لائے اور احمدیوں کو تکالیف پہنچانے والوں کے سر آوردہ اشخاص کو بلا کر ہدایت کی ۔ کہ وہ فتنہ و فساد سے باز آئیں ۔ اور احمدیوں کو مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنے سے نہ روکیں ۔ ان ہر دو اصحاب کی ہمدردانہ مساعی سے غیر احمدیوں نے اقرار کیا ۔ کہ احمدی بے شک مسجد میں باجماعت نماز ادا کریں ۔ جیسا کہ وہ عرصہ دراز سے کرتے چلے آئے ہیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا ۔ جماعت احمدیہ عالم گڑھ ذیلدار و سفید پوش

[illegible]

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

دُنیا کی کوئی چیز بیکار اور بے فائدہ نہیں

۲۲۔ اپریل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جناب چوہدری شیخ محمد صاحب سیالکوٹی کے نکاح کا خطبہ آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد حسب ذیل پڑھا۔

یہ وہ خطبہ ہے۔ جو نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نکاح کے موقعہ پر فرمایا کرتے تھے۔ یہ ہمیں اس طرف توجہ دلاتا ہے۔ کہ

دُنیا کا ذرّہ ذرّہ

اللہ تعالےٰ کی حمد ثابت کر رہا ہے۔ الحمد للّٰہ نحمدہٗ یعنی سب تعریفیں اللہ تعالےٰ کے لئے ہیں۔ اور ہم ان تعریفوں کا اقرار کرتے ہیں۔ بہت سی ایسی چیزیں دُنیا میں بیکار نظر آنے والی بے فائدہ نظر آنے والی۔ اور بے غرض و مقصد نظر آنے والی اپنے موقعہ اور محل پر ایسی ضروری بن جاتی ہیں۔ کہ انسان ان کے بغیر گزارہ ہی نہیں کر سکتا۔ بلکہ میں کہونگا یہ

انسانی دماغ کے تنزل کی علامت

ہے۔ کہ وہ کسی چیز کو بے کار قرار دیتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض۔ ہر وہ چیز جو دُنیا میں قائم رکھی جاتی ہے۔ اس کے قائم رکھے جانے کی وجہ صرف یہی ہے۔ کہ وہ لوگوں کو نفع پہونچاتی ہے۔ ہر چیز جو مضر ہو۔ دُنیا سے مٹا دی جاتی ہے۔ لیکن جب تک وہ اپنے اندر نفع کی کوئی نہ کوئی صورت رکھتی ہے۔ اللہ تعالےٰ اسے دُنیا میں قائم رکھتا ہے۔ اسی

قانون الٰہی کے ماتحت

ہر انسان دُنیا میں زندہ ہے۔ ہر چرند پرند زندہ ہے اور ہر چیز جو اپنی حالت موجودہ پر قائم ہے۔ کوئی نہ کوئی نفع اپنے اندر رکھتی ہے۔ جو انسان مر جاتے ہیں۔ وہ اپنے کام کو پورا کر جاتے ہیں۔ مگر ان کی ہڈیاں مٹی میں مل کر اور رنگ میں فائدہ دیتی ہیں۔ ان کی ہڈیوں سے فاسفورس اور نمک اور کئی اور اجزا حاصل ہوتے ہیں۔ پھر ان سے کھیتیوں کے تیار ہونے میں بھی مدد ملتی ہے۔

پس مرنے والے کی

صرف شکل بدلی گئی

ہے۔ ورنہ اس کے بعض حصے چونکہ ابھی نفع رساں ہیں۔ اس لئے اُسے فنا نہیں کیا گیا۔ فنا وہی چیز ہوتی ہے۔ جو بے نفع ہو جاتی ہے۔ اور جب قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ دُنیا کی

ہر چیز نفع رساں

ہے۔ خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ ہم نے زمین و آسمان کو انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کیا ہے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ دُنیا کی کوئی چیز

فنا کے قابل

نہیں۔ وہ اینٹ روڑے۔ اور گھاس پھوس جسے ہم بے فائدہ سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بھی اپنے اندر مقصد اور فائدہ رکھتے ہیں۔ ورنہ اللہ تعالےٰ انہیں پیدا ہی کیوں کرتا۔ اور اگر ان کی غرض و غایت ختم ہو جاتی۔ تو انہیں قائم ہی کیوں رکھا جاتا۔

میں نے ایک دفعہ اس مسئلہ پر غور کیا۔ تو اس سے

دُنیا کی عمر کا اندازہ

لگا لیا۔ میں نے دیکھا۔ کہ پہاڑوں کی غاروں میں اور ان کی چوٹیوں پر ہزارہا قسم کی گھاسیں اور جڑی بوٹیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور سوکھ کر گر جاتی ہیں۔ جن سے کوئی انسان فائدہ نہیں اٹھاتا۔

ہزاروں لاکھوں ٹن پانی

آسمان سے گرتا ہے۔ جس میں سے قلیل حصہ انسان کے کام آتا ہے۔ باقی سب کا سب سمندر میں جا گرتا ہے۔ ایک لمبا سلسلہ پہاڑوں کا ہے۔ جن میں ہزارہا غاریں ایسی ہیں۔ جو میلوں زمین کی سطح میں دھنس گئی ہیں۔ ان تمام چیزوں کو میں نے دیکھا۔ اور غور کیا۔ کہ جب قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ساری چیزیں ہم نے

دُنیا کے استعمال اور فائدہ

کے لئے پیدا کی ہیں۔ تو آخر یہ کیوں ہو رہا ہے کیا اس وجہ سے اللہ تعالےٰ پر تو کوئی اعتراض نہیں آتا۔ کہ اس نے اتنی چیزیں بے فائدہ پیدا کی ہیں۔ اور اعتراض کرنے والے یہ اعتراض کرتے بھی ہیں۔ ہزاروں فلاسفر دُنیا میں ایسے ہیں۔ جو یہ اعتراض کرتے بھی ہیں۔ کہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر پیدا ہونے والی گھاس۔ تہ خانوں میں مرنے والے کیڑے مکوڑے ہزاروں قسم کے پرندے جو کبھی انسان کے کام نہیں آتے یہ سب اللہ تعالےٰ نے کیوں پیدا کئے ہیں۔ میں نے اس مسئلہ پر غور کیا۔ اور اس نتیجہ پر پہونچا۔ کہ جس مذہب نے یہ تعلیم دی ہے۔ کہ انسان کی غذا اللہ تعالےٰ نے تمام چیزوں سے مشترک بنائی ہے وہی اس

عقدۂ لاینحل

کو حل کر سکتا ہے۔

وہ مذہب جو صرف حیوانی غذا تجویز کرتا ہے۔ یا نباتاتی غذا تجویز کرتا ہے۔ وہ اسے حل نہیں کر سکتا۔ وہ مذہب جو یہ کہتا ہے۔ کہ روحیں آسمان سے گرتی ہیں۔ وہ بھی اسے حل نہیں کر سکتا۔ پھر وہ مذہب جو یہ کہتا ہے۔ کہ انسان مر مر کر دُنیا میں آتا ہے۔ کبھی چرند بنتا ہے۔ کبھی پرند اور کبھی کسی اور صورت میں دُنیا میں آتا ہے۔ وہ بھی اسے حل نہیں کر سکتا۔ اسے حل کرنے کے لئے کسی

ایسے مذہب کی ضرورت

ہے۔ جس کا دعوےٰ یہ ہو۔ کہ انسان ایک ہی بار دُنیا میں آتا ہے۔ اور اس کی غذا سب چیزوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ تب میں نے زمین کی طاقتوں پر غور کیا۔ اور سمجھا۔ کہ یہ ہزاروں اقسام کے گھاس اور پھول پھل۔ حیوانات اور چرند پرند کیوں دُنیا میں موجود ہیں۔ سبزہ کیوں متواتر پہاڑوں پر نکلتا ہے۔ کیوں پانی ٹپک ٹپک کر چشموں سے گرتا ہے۔ مختلف انواع و اقسام کے جانور کیوں پیدا ہوتے ہیں۔ یہ سب

اس گھڑی کے منتظر

ہیں۔ جب انسان انہیں کھا کر اپنے وجود میں جذب کرے۔ تا وہ ابدی زندگی حاصل کر لیں۔ ہر ذرہ بے تابی سے باہر نکلتا ہے۔ کہ انسان مجھے دیکھ لے۔ پس یہ چیزیں بے فائدہ نہیں ہیں۔ ایک دور ہو رہی ہے۔ انسان ایک ہی وقت سب کو استعمال نہیں کر سکتا۔ باری باری سب اس کی نظر کے سامنے آتے جاتے ہیں۔ اور

انسانی جسم میں جذب

ہوتے جاتے ہیں۔ اور جو ذرہ رُوح میں شامل ہو جاتا ہے۔ وہ

اللہ تعالےٰ کی ابدی رحمت کے نیچے

آ جاتا ہے۔ اور جب تک کائنات کا ذرہ ذرہ انسانی رُوح میں جذب نہ ہو جائے گا۔ اس وقت تک دُنیا ختم نہ ہوگی۔ اس وقت تک یہ کشمکش برابر جاری رہے گی۔ جب تک ذرہ ذرہ کو ابدیت حاصل نہ ہو۔ اور جب تک وہ انسان کی رُوح میں شامل نہ ہو جائے۔ اور جس دن ہر ذرہ کو ابدیت حاصل ہو گئی۔ اس دن سمجھو۔ دُنیا نے اپنا مقصد پورا کر لیا۔ یہ دُنیا تب تک ہی قائم ہے جب تک انسان بنتا ہے۔ تو دیکھو الحمد للّٰہ نحمدہٗ میں کس طرح ہماری توجہ اس طرف پھیری گئی ہے۔ کہ تم دُنیا کی کسی چیز کے متعلق نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ

حمد الٰہی کا ذریعہ

نہیں ہے۔ بُرے سے بُرے آدمی کو دیکھ لو۔ ابوجہل کو ہی لے لو۔ تم کہو گے۔ اس نے کتنا غضب کیا۔ اور کہو گے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اسے کیوں پیدا کیا۔ اس کے زمانہ میں کوئی مسلمان یہ اندازہ نہ کر سکتا تھا۔ کہ اس کی پیدائش کا کیا مقصد ہے۔ لیکن تیس چالیس سال بعد جب وہ

عکرمہ کے وجود میں

ظاہر ہوا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ اس کا وجود کس قدر ضروری تھا۔ اگر اللہ تعالےٰ ابوجہل کو فنا کر دیتا تو عکرمہ کہاں سے پیدا ہوتا۔ پس ابوجہل تو ایک پوست آنس تھا۔ اور درمیان کی گندی چیز کی وجہ سے آگے آنے والی عمدہ چیز کو کوئی فنا نہیں کیا کرتا۔ نلکی اگر گندی ہو لیکن اس میں سے پانی پاکیزہ آ رہا ہو۔ تو اسے توڑا نہیں جاتا۔ اور کوئی انسانی نسل ایسی نہیں ہو سکتی جو آدم سے لیکر قیامت تک گندی ہی رہے پھر کسی کو کسطرح فضول اور بے کار کہا جا سکتا ہے ابوجہل گو گندہ تھا۔ مگر اس کے صلب ترائب میں ایسی پاکیزہ چیز تھی۔ جو رکھے جانے کے قابل تھی اور جب اللہ تعالےٰ نے کا غضب ابوجہل کو فنا کرنے پر آمادہ ہوتا۔ تو عکرمہ کی رُوح چلا اٹھتی کہ مجھے کیوں فنا کیا جا رہا ہے یہ تو ایک مثال ہے ہر انسان کے اندر قسم قسم کی روحیں چلتی رہتی ہیں۔ کہ وہ اپنے عرفان کے مطابق اس بات کو بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ ورنہ دُنیا کی کسی چیز کو اللہ تعالےٰ نے بے فائدہ پیدا نہیں کیا۔ پاخانہ ہے ہم اسے باہر پھینک دیتے ہیں۔ تو وہ

انسانی جسم سے فنا

ہو جاتا ہے۔ مگر پھر کھاد کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اور اس سے غلے پیدا ہوتے ہیں۔ گویا جس مقام سے وہ بے فائدہ ہو گیا تھا وہاں سے اسے نکالا گیا۔ مگر دنیا میں ابھی چونکہ اس کا فائدہ تھا اس لئے اسے دنیا سے مٹایا نہیں گیا۔ بلکہ اس سے پھر وہ

سبزہ اور تروتازگی

پیدا ہوتی ہے۔ جس کے دیکھنے کے لئے ہم گھروں سے دو دو میل باہر نکل جاتے ہیں ہم اسے دیکھکر دل کو بہلاتے ہیں۔ مگر اس وقت یہ خیال بھی نہیں کرتے۔ کہ یہ اسی

گندے پاخانے سے

پیدا شدہ ہے۔ تو دنیا کی کوئی چیز ایسی نہیں جو حمد الہی کا ثبوت نہ دے رہی ہو۔ اس آیت میں اللہ تعالے نے الحمد کو پہلے رکھا۔ اور نحمدہٗ کو بعد میں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ حمد تو دنیا کا ہر ذرہ کر رہا ہے۔ اور نحمدہٗ ہمارے متعلق ہے اور ہم تھوڑی سی کرتے ہیں ہماری حمد تو ایسی ہی ہے جیسے سمندر میں سے کوئی چڑیا چونچ میں پانی لے جائے۔

پس جب معلوم ہوا۔ کہ

کائنات کا ہر ذرہ

اپنے اندر فوائد رکھتا ہے۔ تو ہم کسی کو حقیر نہیں کہہ سکتے۔ اور فنا کرنے پر آمادہ نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ جس چیز کو ہم فنا کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ ہمیں کیا معلوم ہے۔ کہ اس میں اللہ تعالے نے کس قدر فوائد رکھے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کفار عذاب مانگتے ہیں۔ مگر اللہ تعالے فرماتا ہے۔ کہ ہمارا یہ نبی خواہ کتنی بڑی شان کا کیوں نہ ہو۔ عذاب ہم نے

اپنے ہی قبضہ میں

رکھا ہے کیونکہ کیا خبر کہ وہ کسی ایسے آدمی کو بھی مار دے۔ جسے ہم نے زندہ رکھنا ہو۔ پس دنیا کی لڑائیاں جھگڑے جو باپ۔ بیٹا میاں بیوی بھائی بھائی رشتہ داروں اور محلہ والوں میں ہم دیکھتے ہیں۔ یہ سب

عقل کی کوتاہی کا نتیجہ

ہیں۔ ہم جب چیزیں عیب دیکھتے ہیں۔ اگر خدا تعالے کی نظر میں بھی وہ ایسی ہی ہوتی۔ تو یقیناً اسے مٹا دیا جاتا۔ کیونکہ اللہ تعالے نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ کہ ہم عیب نہیں رہنے دینگے۔ اور جب تک کوئی چیز دنیا میں

قائم ہے۔ اس کا یہی مطلب ہے۔ کہ اس کے اندر

کوئی نیکی اور کوئی خوبی

موجود ہے۔ ہماری آنکھ اگر نہیں دیکھتی تو اور بات ہے۔ اگر کوئی شخص فسادی ہے۔ تو بیشک ہو۔ مگر ایک حصہ میں اگر وہ بے فائدہ ہے۔ تو دوسرے حصہ میں ضرور مفید ہوگا۔ میں نے پاخانہ کی مثال دی ہے۔ جسے ہم جسم سے علیحدہ کر دیتے ہیں۔ مگر پھر بھی وہ بے کار اور بے فائدہ نہیں ہوتا۔ اور یہ نہیں کہ اس میں کوئی خوبی نہ رہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر ہر پہلو پر پڑتی۔ اور اسی لئے آپ نے فرمایا ہے۔ کہ

کسی چیز کو خبیث نہ کہا کرو

ہر چیز میں کوئی نہ کوئی خوبی ہے۔ اور اس نکتہ کو اگر ہم سمجھ لیں۔ تو بہت سے جھگڑے جو دنیا میں ہو رہے ہیں۔ ختم ہو جائیں۔ بہت سی

تلخ زندگیاں

خوشگوار ہو جائیں۔ اور بہت سے برباد گھر آباد ہو جائیں۔ یہ سب فساد اور جھگڑے اسی وقت تک ہیں۔ جب تک ہم اپنے کو خدا سمجھتے ہیں۔ اور دوسروں میں بھی

خدائی کی جھلک

دیکھنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ

کامل بہمہ وجوہ

خدا ہی ہے۔ باقی جو اشیاء ہیں۔ ان میں سے کوئی کسی کے لئے زندہ ہے اور کسی کے لئے مردہ۔ کسی کے لئے مفید ہے اور کسی کے لئے غیر مفید۔ کامل صرف اللہ تعالے ہی کی ذات ہے۔ دوسری چیزیں اگر ایک جگہ نفع رساں ہیں۔ تو دوسری جگہ مضر بھی ہو سکتی ہیں۔ اور اگر دنیا کی اشیاء کو ہم

خدا تعالیٰ کی دی ہوئی آنکھ

سے دیکھیں۔ تو دنیا با امن ہو جاتی ہے۔ احرار کو ہی دیکھ لو۔ یہ گو ہمارے لئے جسمانی دکھ کا باعث ہیں۔ ان کی گالیوں کی وجہ سے ہمارے کان تکلیف اٹھاتے ہیں۔ مگر دل مطمئن ہیں۔ کہ خدا نے ان کو بھی

کسی غرض کے لئے

پیدا کیا ہے۔ پس دنیا میں امن قائم کرنے کا حقیقی ذریعہ یہی ہے۔ کہ انسان اس نکتہ کو سمجھ لے۔ ہر چیز جس میں ہم عیب دیکھتے ہیں اپنے نقطۂ نگاہ کو بدل کر اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یا کم سے کم یہ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اس میں گو

ہمارے لئے فائدہ نہیں۔ لیکن دوسری جگہ یہ مفید ہے۔ بعض شادیاں ہوتی ہیں۔ اور اولاد نہیں ہوتی۔ میاں بیوی کو بانجھ سمجھتا ہے اور بیوی میاں کو۔ لیکن جب علیحدہ علیحدہ ہو کر بیوی کسی اور مرد سے اور میاں کسی اور عورت سے شادی کر لیتا ہے۔ تو

دونوں کے ہاں اولاد

ہو جاتی ہے۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ در اصل وہ دونوں بانجھ نہ تھے وہ صرف ایک دوسرے کے لئے بانجھ تھے۔ پس بسا اوقات انسان ایک چیز کو مضر سمجھتا ہے۔ حالانکہ وہ صرف اس کے لئے مضر ہوتی ہے۔ یا پھر یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ اس کا

استعمال غلط طور پر

کر رہا ہوتا ہے۔ اس لئے اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا کوئی شخص اگر پاجامہ کو گلے میں پہن لے۔ تو اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکے گا۔ کیونکہ یہ اس کا استعمال غلط ہے۔ اور فائدہ صرف صحیح طور پر استعمال کرنے سے ہی ہو سکتا ہے

نیشنل لیگ قادیان کا اجلاس منعقدہ ۲۴ اپریل ۱۹۳۵ء

ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور اور سب انسپکٹر چوکی قادیان کے تبادلہ کا مطالبہ

قادیان ۲۵ اپریل۔ کل نیشنل لیگ قادیان کا ایک پبلک جلسہ بصدارت قریشی محمد صادق صاحب شبنم بی۔ اے صدر لیگ منعقد ہوا۔ صاحب صدر نے اپنی تقریر لکھی ہوئی پڑھکر سنائی اور پھر حسب ذیل ریزولیوشن پیش کیا۔ جو اتفاق رائے سے پاس ہوا۔

۱۔ نیشنل لیگ قادیان کا یہ اجلاس گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کی جائز شکایات پر غور کرے۔ اور انصاف اور مذہب کے بارہ میں آزادی کی اپنی قدیم روایات کو ملحوظ رکھکر وفادار اور پرامن احمدی جماعت کی اس سب سے بڑی مصیبت کو رفع کرنے کے متعلق عملی قدم اٹھائے۔ جس کی ابتدا حکومت کے بعض کوتہ اندیش افسروں نے کی۔ اور جو تا حال سردار خوشحال سنگھ صاحب انچارج پولیس چوکی قادیان اور ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع گورداسپور کے طرز عمل سے جاری ہے۔ اگر حکومت نے اس کے متعلق کوئی خاص مؤثر کارروائی نہ کی۔ تو اندیشہ ہے۔ کہ اس کے نتائج نہایت افسوسناک ہونگے۔ اور حکومت اور ملک کے دشمن احراریوں کو فتنہ پردازی کا مزید موقع ملتا رہے گا۔ اور حکومت کی تمام ساکھ جاتی رہے گی۔ یہ اجلاس درخواست کرتا ہے۔ کہ گورنمنٹ سردار خوشحال سنگھ صاحب انچارج پولیس چوکی قادیان اور ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع گورداسپور کو تبدیل کر دے۔ اور ضلع کا انچارج مثل سابق کسی تجربہ کار انگریز کو مقرر کرے۔

۲۔ قرار پایا۔ کہ اس قرارداد کی نقل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے۔ پریس اور حکام بالا کو بھیجی جائے۔

دو قابل قدر کتابیں

ہمارے انگریزی لٹریچر میں حال میں دو نہایت قابل قدر کتابیں منیجر صاحب بکڈپو قادیان نے شائع کی ہیں۔ ان میں سے ایک کا نام Islam and Slavery ہے جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی تصنیف ہے اور دوسری کتاب کا نام The Hadith جو مولانا عبد الرحیم صاحب درد ایم اے۔ امام مسجد احمدیہ لنڈن نے لکھی ہے۔ اول الذکر کی قیمت ۱/ ہے۔ اور آخر الذکر کی ۸/ انگریزی دان طبقہ کے لئے ان کا مطالعہ بہت مفید ہو سکتا ہے۔ احباب متعدد کاپیاں منگا کر اپنے انگریزی دان دوستوں میں تقسیم کریں۔

جماعت احمدیہ قادیان کا چندہ سلور جوبلی

قادیان ۲۴ مارچ - نظارت بیت المال نے اعلان کیا تھا - کہ سوائے ضلع گورداسپور کے باقی احمدی جماعتیں چندہ سلور جوبلی اپنے اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر کے ذریعہ بھجوائیں - اور ضلع گورداسپور کی جماعتیں - براہ راست خزانچی ڈسٹرکٹ سلور جوبلی فنڈ لاہور کو بھیجیں - لوکل جماعت احمدیہ قادیان کے اہتمام میں جو سلور جوبلی کے لئے چندہ فراہم کیا گیا - وہ آج لاہور بھجوایا گیا ہے - اس چندہ کی تفصیل مفصلہ ذیل ہے -

(۱) منجانب احمدی احباب لوکل جماعت قادیان	۲۶۰ روپے
(۲) منجانب احمدی خواتین قادیان -	۱۱۵ روپے
(۳) منجانب صدر انجمن احمدیہ قادیان	۲۵۰ روپے
میزان	۶۲۵ روپے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنی ذات کی طرف سے علیحدہ بھی اس مد میں ۲۵۰ روپے اور اپنے حرم کی طرف سے مبلغ ۷۵ روپے بھجوا چکے ہیں - ناظر بیت المال قادیان

سادہ زندگی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے تحریک جدید کے ماتحت جس قدر بھی مطالبات ہیں - ان کو پورا کرنے میں حصہ لینے کے لئے ایک ہی طریق ہے - اور وہ یہ کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی زندگی کو سادہ بنائے - اور اپنے ہر قسم کے اخراجات میں کمی کرے - کیونکہ سادہ زندگی بسر کرنے سے نہ صرف خود انسان محنت و مشقت برداشت کرنے کے قابل ہو سکتا ہے بلکہ خدا تعالےٰ کی راہ میں جانی اور مالی قربانی کرنے کے بھی قابل بن سکتا ہے ؛

غرض کلوا واشربوا ولا تسرفوا پر عمل کر کے احباب جہاں اخراجات کی زیر باریوں سے بچ سکتے ہیں - وہاں باقی مطالبات پر عمل کر کے تمدنی اخلاقی و جسمانی اصلاح بھی کر سکتے ہیں - لہذا دوست بہت جلد اپنے اپنے نام سادہ زندگی کے مطالبات کو پورا کرنے والوں میں دے کر اس تحریک میں حصہ لیں ؛ انچارج تحریک جدید قادیان

انی مهین من اراد اهانتک

بنٹھپورہ کشمیر میں عید الاضحیٰ کے دن ایک احراری نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بہت زہر اگلا تھا - لیکن ابھی کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرنے پایا تھا - کہ خدائی قہر میں گرفتار ہو گیا - لوہ ذلت کے جو سامان احمدیوں کے لئے مہیا کرنے کی کوشش کرتا رہتا تھا - ان میں خود مبتلا ہو گیا - وہ اپنے آپ کو بہت با اثر سمجھتا تھا - مگر ۲۰ اپریل اس کے رشتہ داروں نے اسے سر بازار پکڑ کر بہت پیٹا اور بے عزت کیا - حتیٰ کہ وہ اپنی دوکان پولیس کی حفاظت میں دیکر بھاگ گیا ؛

خاکسار خواجہ ثناء اللہ

پتلی دال کی اجازت

چاولوں کے ساتھ پتلی دال اور ایک سالن کی اجازت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ جس طرح صوبہ بہار کے احمدیوں کو دے چکے ہیں - اسی طرح حضور نے جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن کو اس کی درخواست پر دیدی ہے - انچارج تحریک جدید - قادیان

ادھوال ضلع کیمبلپور میں امیر حزب اللہ کی تقریر

۱۹ اپریل - سید فضل شاہ صاحب امیر حزب اللہ آف جلالپور یہاں تشریف لائے - جمعہ کی نماز کے بعد آپ نے "مسلمان کیونکر ترقی کر سکتے ہیں" کے موضوع پر تقریر کی - پہلے تو آپ نے مسلمانوں کو ان کی گری ہوئی حالت اور روحانی بے مائگی سے آگاہ کیا - اور مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا - کہ اے مسلمانو! آج دنیا میں تمہاری کوئی ہستی نہیں - تم بالکل نیست و نابود ہو چکے ہو - تم نے خدا اور رسول کی اطاعت کو چھوڑ کر طرح طرح کے مشرکانہ افعال اختیار کر لئے ہیں - تم میں اسلام کا نام تک باقی نہیں رہا - رسم و رواج اور باہمی نفاق و انشقاق نے تمہاری طاقتوں کو زائل اور نکما کر دیا ہے - مسلمان دنیا میں توحید اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے پیدا کیا گیا تھا - مگر آج یہی مسلمان شرک کو پھیلانے کا موجب ہو رہا ہے - مسلمان کا وجود دنیا کے لئے پر عظمت ہوتا تھا - مگر آج وہی مسلمان شر انگیز اور دنیا کی نظر میں ایک حقیر ترین چیز ہے - آج دنیا میں تمہارے وجود کو کوئی محسوس نہیں کرتا - تم بالکل مٹ چکے ہو - یہ کیوں ہوا؟ اے مسلمانو! یہ صرف تمہاری بداعمالیوں کی وجہ سے ہوا - تم نے اسلام کو بالکل چھوڑ دیا - خدا نے میرے دل میں اسلام کی تڑپ رکھی ہے - میں چاہتا ہوں - کہ اسلام تمام دنیا میں پھیلے - اور مسلمان حقیقی مسلمان بنیں - ایسے مسلمان پیدا ہوں - جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں آپ نے پیدا کئے تھے ؛

اس کے بعد کہا اب اگر مسلمان ترقی کر سکتے ہیں - تو میرے ہاتھ میں بیعت کر کے اور حزب اللہ میں شامل ہو کر آٹھ آنہ سالانہ چندہ دے کر ہر مرد و عورت حزب اللہ میں شامل ہو سکتا ہے - پہلے میں نے ایک روپیہ چندہ مقرر کیا تھا - گو اب آٹھ آنہ کر دیا ہے - تاکہ ہر ایک مسلمان اس میں شامل ہو سکے - غرباء کو چندہ معاف ہے - وہ صرف اپنا نام لکھا دیں - اس کے علاوہ میں رضاکار بھی بھرتی کرنا چاہتا ہوں - جو یہ عہد کریں - کہ وہ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے جہاں بھی ان کو بھیجا جائے جانے کے واسطے تیار رہیں - مسلمان دنیا میں مٹنے کے لئے نہیں آیا - بلکہ دوسروں کو مٹانے کے لئے آیا ہے - ہر مسلمان جو میرے ہاتھ پر بیعت کرے - اس کے لئے ضروری ہے - کہ وہ تلوار یا لاٹھی اپنے پاس رکھے - ہم نے کسی کو لوٹنا یا کسی سے جنگ نہیں کرنا - بلکہ ہم نے تمام خدا کی خدائی کو مسلمان بنانا ہے - ایک بڑا بھاری اصول جو اسلام میں ہے - وہ جہاد ہے - جب تک مسلمان اس پر عمل نہ کریں گے کامیاب نہیں ہو سکتے - ہر مسلمان کو جہاد کے لئے تیار رہنا چاہیئے - عورتوں کے لئے جو حزب اللہ میں شامل ہوں - ضروری ہے - کہ وہ بازاروں میں نہ پھریں اور اپنے گھروں میں پردہ کریں - مسلمانوں کو باہمی نفاق اور انشقاق نے تباہ کر دیا ہے ان کو چاہیئے - کہ متحد ہو جائیں - اور اپنی متحدہ کوششوں کو اعلائے کلمۃ اللہ میں صرف کریں -

آخر میں آپ نے رضاکاروں کو کھڑا ہونے کے واسطے کہا - جو تیس کے قریب تھے - اور ہاتھ اٹھا کر یوں دعا کی - اے خدا اگر تجھ کو اپنے دین اسلام کا کچھ پاس ہے تو مسلمانوں کو ہدایت کر کہ وہ حقیقی مسلمان بنیں - اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ اس قابل نہیں رہے - تو پھر ان کو بالکل تباہ کر اور ان کے وجود کو دنیا سے اٹھا لے - تاکہ یہ تیرے پاک دین اسلام کی بدنامی کا موجب نہ ہوں ؛ (نامہ نگار)

(۳) احمدی احباب کو ضروری اطلاع

ایس ظہور احمد صاحب اینڈ سنز احمدی ہیں - تجارتی کاروبار کو وسعت دینے کے لئے ان کے ٹریولنگ ایجنٹس دورہ کرنے والے ہیں - حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق فرمایا ہے - کہ احمدی احباب اگر انکی مناسب امداد ترقی تجارت کے لئے کریں - تو مجھے خوشی ہوگی - احباب کو چاہیئے - کہ ایس ظہور احمد صاحب اینڈ سنز کا ٹریولنگ ایجنٹ جس جس شہر میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اقرارنامہ میں کیا لکھا

گذشتہ اشاعت میں اس امر کی وضاحت کی جاچکی ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت میں جس اقرارنامہ پر دستخط فرمائے تھے۔ اور مخالفین نے اس میں تحریف و تبدل کر کے قابل اعتراض گردانا۔ اس کی حقیقت صرف اس قدر ہے۔ کہ ایک فریق دوسرے فریق کے متعلق بطور خود الہامی پیشگوئی نہ کریگا نیز ایک دوسرے کے خلاف سخت الفاظ استعمال نہ کئے جائیں گے۔ یہ کوئی نئی بات نہ تھی۔ اور نہ ہی ایسا امر تھا۔ جس پر مخالفین کو اعتراض کرنے کا حق ہوتا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ ایک آرزو اور خواہش تھی۔ جس کے متعلق حضور اس اقرارنامہ سے قبل ایک مدت سے اعلان فرماتے تھے۔ کہ مخالفین جب سب و شتم اور بدتہذیبی سے پیش آتے ہیں۔ اور کافر دجال۔ اور کذاب کے الفاظ سے باربار خطاب کرتے ہیں۔ ایسے الفاظ سے پرہیز کریں۔ اور ایک معاہدہ ہوجائے۔ کہ کوئی فریق ایسے الفاظ استعمال نہ کرے۔

چنانچہ اس کے متعلق کتاب البریہ کا ایک حوالہ درج ہوچکا ہے۔ جو ستمبر ۱۸۹۷ء یعنی اس اقرارنامہ سے دو سال قبل کا ہے اس میں وہی بات پیش کی گئی ہے۔ جو اقرارنامہ میں درج ہے۔

اقرارنامہ کے متعلق حضرت اقدس کا اشتہار

خود اس اقرارنامہ کے متعلق جس پر آج مخالفین اس قدر شور و غوغا مچا رہے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے ایک اشتہار جاری فرمایا اور مخالفین کو اس میں ان کے اعتراض کا مسکت جواب دیا۔

چنانچہ حضور تحریر فرماتے ہیں۔

"ہم تو ایک عرصہ گذر گیا کہ اپنے طور پر یہ عہد شائع بھی کر چکے ہیں کہ آئندہ کسی مخالف وغیرہ کے حق میں موت وغیرہ کی پیشگوئی نہیں کریں گے۔ اور اس مقدمہ میں جو ۱۱ فروری ۱۸۹۹ء میں فیصلہ ہوا۔ ہم نے اپنے ڈیفینس میں جو عدالت میں دیا گیا۔ یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ پیشگوئی کسی شخص کی موت وغیرہ کی نسبت نہیں تھی۔ محض ایسے لوگوں کی غلط فہمی تھی جن کو عربی سے ناواقفیت تھی۔ سو ہمارا خدا تعالیٰ سے وہی عہد ہے۔ جو ہم اس مقدمہ سے بہت پہلے کر چکے ہم نے ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۲۷ میں شیخ محمد حسین اور اس کے گروہ سے یہ بھی درخواست کی تھی۔ کہ وہ سات سال تک اس طور سے ہم سے صلح کر لیں۔ کہ تکفیر اور تکذیب اور بدزبانی سے منہ بند رکھیں۔ اور انتظار کریں۔ کہ ہمارا انجام کیا ہوتا ہے۔ لیکن اس وقت کسی نے ہماری یہ درخواست قبول نہ کی اور نہ چاہا کہ کافر اور دجال کہنے سے باز آجائیں۔ یہاں تک کہ عدالت کو اب امن قائم رکھنے کے لئے وہی طریق استعمال کرنا پڑا۔ جس کو ہم صلح کاری کے طریق سے چاہتے تھے۔"

اسی طرح حضور علیہ السلام فرماتے ہیں

"میں ہر ایک کو خدا تعالےٰ کی قسم دیتا ہوں کہ اب سچے دل سے ان طریقوں میں سے کسی طریق کو قبول کریں۔ یا تو میعاد دو ماہ میں جو مارچ ۱۸۹۷ء کی دس تاریخ تک مقرر کرتا ہوں اس عربی رسالہ کا ایسا ہی فصیح و بلیغ جواب لکھ کر شائع کریں۔ یا بالمقابل ایک جگہ بیٹھ کر زبان عربی میں میرے مقابل میں سات آیات قرآنی کی تفسیر لکھیں اور یا ایک سال تک میرے پاس نشان دیکھنے کے لئے رہیں۔ اور یا اشتہارات شائع کر کے اپنے ہی گھر میں میرے نشان کی ایک برس تک انتظار کریں۔ اور یا مباہلہ کر لیں۔ اور اگر ان باتوں میں سے کوئی بھی نہ کریں تو مجھ سے اور میری جماعت سے سات سال تک اس طور سے صلح کر لیں کہ تکفیر اور تکذیب اور بدزبانی سے منہ بند رکھیں۔ اور ہر ایک کو محبت اور اخلاق سے ملیں۔ اور قہر الٰہی سے ڈر کر ملاقاتوں میں مسلمانوں کی عادت کے طور پر پیش آئیں۔ ہر ایک قسم کی شرارت اور خباثت کو چھوڑ دیں۔"

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۲ تا ۳۰)

پھر اس اقرارنامہ کے متعلق تریاق القلوب صفحہ ۱ حاشیہ میں فرماتے ہیں

"یہ سچ ہے کہ اس نوٹس پر میری طرف سے بھی اس عہد کے ساتھ دستخط ہیں۔ کہ میں پھر محمد حسین کی موت یا ذلت کی کوئی پیشگوئی نہیں کروں گا۔ مگر یہ ایسے دستخط نہیں ہیں کہ جن سے ہمارے کام میں کچھ بھی حرج ہو۔ بلکہ مدت ہوئی کہ میں کتاب انجام آتھم کے صفحہ آخر پر بتصریح اشتہار دے چکا ہوں کہ ہم آئندہ ان لوگوں کو مخاطب نہیں کریں گے جب تک کہ خود ان لوگوں کی طرف سے تحریک نہ ہو .... مجھے یہ بھی افسوس ہے۔ کہ ان لوگوں نے محض شرارت سے یہ بھی مشہور کیا ہے۔ کہ اب الہام شائع کرنے کی ممانعت ہوگئی۔ اور ہنسی سے کہا کہ اب الہام کے دروازے بند ہوگئے۔ اگر الہام بند ہوگئے تو میری بعد کی تالیفات میں کیوں الہام شائع ہوئے۔ اس کتاب کو دیکھیں کیا اس میں الہام کم ہیں۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ بالا عبارتوں سے واضح ہے۔ کہ حضور نے جس اقرارنامہ پر دستخط کئے۔ اس کی حقیقت صرف اسی قدر تھی۔ کہ فریقین کے درمیان ایک رنگ میں صلح ہوجائے۔ اور مخالفین نے جو بدزبانی۔ تکفیر۔ و تکذیب کا سلسلہ جاری کر رکھا تھا۔ اور ہر وقت سب و شتم سے کام رکھتے تھے۔ اس سے وہ باز آجائیں اور نتیجہ کے منتظر رہیں۔ اگر تو حضور علیہ السلام مفتری اور کذاب ہونگے۔ تو خدا تعالےٰ انہیں کبھی کامیاب نہیں کرے گا۔ کیونکہ اس کی دائمی شریعت میں یہ اٹل قانون بیان کر دیا گیا ہے۔ فانہ لا یفلح المجرمون۔ کہ وہ مجرموں کو کبھی کامیاب نہیں کرتا۔ قد خاب من افترٰی۔ افترا کرنے والا ہمیشہ ناکام و نامراد ہوتا ہے۔ اور اگر حضرت اقدس سچے ہیں۔ اور یقیناً ہیں تو پھر اللہ تعالےٰ ان کو اپنے بیان کردہ فرمان کے مطابق ضرور کامیاب کرے گا۔ جیسا کہ اس نے فرمایا۔ کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی کہ یہ مقرر کر دیا ہے کہ اس کے رسول ضرور غالب ہونگے۔ پس باوجود دشمنوں کی اشد مخالفت و معاندت کے پھر حضرت اقدس اپنے مشن میں کامیاب ہوئے۔ اور مخالفین کے حصہ میں بجز حسرت و یاس کے اور کچھ بھی نہ آیا۔

(خاکسار: محمد عبداللہ مولوی فاضل)

فسخ بیعت کے ایک اعلان کی حقیقت

اخبار احسان نے کشمیر کے چند نام دے کر لکھا تھا۔ کہ انہوں نے بیعت فسخ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ان اشخاص کے متعلق گذارش ہے۔ کہ

(۱) عبدالکریم ایک شخص احمدیت سے علیحدہ ہوا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایک احمدی سے کچھ زمین خریدنا چاہتا تھا۔ اور مالک زمین بھی فروخت کرنے پر راضی تھا مگر اس کے دیگر شرکاء معترض ہوتے۔ اس پر عبدالکریم ناراض ہوا۔ اور اپنی رنجیدگی کا اس طرح اظہار کیا۔ کہ اپنے غیر احمدی ہونے کا اعلان کر دیا۔ اس سے پہلے بھی وہ بہت ہی سست تھا۔ اس کا پیشہ انگریزوں کی ملازمت ہے۔

(۲) عبدالصمد طالب علم یہاں پر کوئی بھی نہیں ہے۔ اور نہ کسی عبدالصمد نے سال گذشتہ میں بیعت کی۔

(۳) یہاں موضع کرت نام سے کوئی گاؤں نہیں۔ اور نہ یہاں کوئی کریم اللہ خان ہے عبدالصمد طالب علم۔ کریم اللہ خان۔ موضع لرت یہ ہر سہ نام فرضی ہیں۔

خاکسار:۔ راجہ ولی محمد خان یاڑی پورہ کشمیر

خریداران الفضل جن کو وی پی ہونگے

مفصلہ ذیل فہرست ہے۔ ان خریداروں کی جن کا چندہ ۱۶ اپریل ۳۵ء سے ۱۵ مئی ۳۵ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ اور جن جن احباب کے ذمہ پہلے روزانہ اخبار کی وجہ سے اضافہ ہوا ہے۔ ان کے نام مئی ۳۵ء کے پہلے ہفتہ میں وی پی ہونگے احباب وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ مینیجر

- ۸۳۳۴ فضل الرحمٰن صاحب
- ۸۳۶۸ محمد شفیع صاحب
- ۸۳۸۵ بابو مہر الٰہی صاحب
- ۸۴۰۷ محمد حبیب علی خانصاحب
- ۸۴۱۲ شیخ رحیم بخش صاحب
- ۸۴۲۹ سکرٹری صاحب
- ۸۴۳۱ شیخ مبارک اسمٰعیل صاحب
- ۸۴۳۹ عبد العزیز صاحب
- ۸۴۴۲ مینیجر احمدیہ فرنیچر سٹور
- ۸۴۴۶ کیپٹن ٹی ڈی احمد صاحب
- ۸۴۵۵ ایس محمد امین صاحب
- ۸۴۵۷ قاضی شاد بخت صاحب
- ۸۴۵۹ سید وزارت حسین صاحب
- ۸۴۶۷ مسلم فرینچ ریڈنگ روم
- ۸۴۷۲ ملک کرم الٰہی صاحب
- ۸۴۷۶ ڈاکٹر فضل کریم صاحب
- ۸۴۷۹ میاں اللہ دتا صاحب
- ۸۴۹۵ مرزا محمد شفیع صاحب
- ۸۵۰۷ محمد فضل الٰہی صاحب
- ۸۵۰۹ قاضی نور محمد صاحب
- ۸۵۱۰ چوہدری محمد بخش صاحب
- ۸۵۲۰ ڈاکٹر عبد الصمد صاحب
- ۸۵۲۵ عبد العزیز صاحب
- ۸۵۳۰ چوہدری محمد جعفر صاحب
- ۸۵۷۳ محمد اشرف صاحب
- ۸۵۸۶ ایچ حیدر صاحب
- ۸۵۹۷ سید فرزند علی شاہ صاحب
- ۸۶۰۳ عبد العزیز صاحب
- ۸۶۳۱ محمد صدیق صاحب
- ۸۶۳۵ خواجہ نظام الدین صاحب
- ۸۶۴۱ احمد الدین صاحب
- ۸۶۴۲ شیخ محمد حسین صاحب
- ۸۶۴۳ اخوند محمد اکبر صاحب
- ۸۶۴۶ ممتاز علی خانصاحب
- ۸۶۴۷ قادر بخش صاحب
- ۸۶۵۵ ایم بشیر احمد صاحب
- ۸۶۷۴ سید محمد شاہ صاحب
- ۸۷۱۳ ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب
- ۸۷۲۹ رحمت خان صاحب
- ۸۷۳۰ صلاح الدین بی اے
- ۸۷۴۴ محمد صدیق احمد صاحب
- ۸۷۴۵ ایم ظفر الحق صاحب
- ۸۷۶۱ سید ظہور احمد شاہ صاحب
- ۸۷۶۶ ایم اے غنی صاحب
- ۸۷۷۳ شیخ خادم حسین صاحب
- ۸۷۷۵ عباس علی شاہ صاحب
- ۸۷۷۷ محمد سعید خان صاحب
- ۸۷۸۰ شیخ محمد بخش صاحب
- ۸۷۸۹ میاں محمد یوسف صاحب
- ۸۷۹۱ محمد عباس صاحب
- ۸۷۹۷ امام الدین صاحب
- ۸۸۰۷ عبد الحمید صاحب
- ۸۸۲۴ احمدیہ لائبریری
- ۸۸۳۵ حاجی محمد ابراہیم صاحب
- ۸۸۳۸ مشتاق احمد صاحب
- ۸۸۳۹ صوبیدار خوشحال خانصاحب
- ۸۸۴۵ عبد الرحیم صاحب
- ۸۸۴۶ سید فیاض الدین احمد صاحب
- ۸۸۶۱ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
- ۸۸۶۴ چوہدری علی احمد صاحب
- ۸۸۸۷ چوہدری عاشق محمد صاحب
- ۸۸۹۰ محمد شفیع خان صاحب
- ۸۹۱۱ عبد الواحد صاحب
- ۸۹۴۶ شیخ کرم الدین صاحب
- ۸۹۶۸ راجہ عبد الرحمٰن صاحب
- ۸۹۷۵ انڈین موٹر سٹور
- ۸۹۷۶ مرزا محمد صادق صاحب
- ۸۹۷۸ مسلم لائبریری
- ۹۰۱۵ ڈاکٹر شیخ سردار علی صاحب
- ۹۰۱۷ حوالدار مظفر خانصاحب
- ۹۰۳۰ محمد الدین صاحب
- ۹۰۳۴ سردار خان صاحب
- ۹۰۴۲ چوہدری فتح خان صاحب
- ۹۰۴۸ منشی غلام محی الدین صاحب
- ۹۰۴۹ سید احمد صاحب
- ۹۰۵۹ محمد سلطان صاحب
- ۹۰۶۰ محمد ابراہیم صاحب
- ۹۰۷۷ سید حسام الدین صاحب
- ۹۰۸۱ شیخ محمد علی صاحب
- ۹۰۹۲ ایم اے جلیل صاحب
- ۹۰۹۴ محمد حیات صاحب
- ۹۱۰۳ فیض محمد صاحب
- ۹۱۱۵ منشی محمد حسین صاحب
- ۹۱۲۳ محمد حسین خان صاحب
- ۹۱۲۶ محمد شجاعت علی صاحب
- ۹۱۲۷ محمد علی انور صاحب
- ۹۱۳۰ ملک عبد الخالق صاحب
- ۹۱۳۶ محمد سعید صاحب
- ۹۱۴۳ رانا فیض بخش صاحب
- ۹۱۴۸ سپرنٹنڈنٹ پولیس
- ۹۱۵۵ سید حبیب الرحمٰن صاحب
- ۹۱۵۸ سیٹھ خیر الدین صاحب
- ۹۱۶۱ حسین بخش صاحب
- ۹۱۶۳ سید محمد افضل شاہ صاحب
- ۹۱۷۱ عبد القادر صاحب
- ۹۱۷۴ شیخ عبد الغنی صاحب
- ۹۱۸۰ سکرٹری صاحب
- ۹۲۰۰ سید عباس حسین صاحب
- ۹۲۰۲ فیض اللہ خان صاحب
- ۹۲۱۱ غلام محمد صاحب
- ۹۲۱۳ ایم اے سبحان صاحب
- ۹۲۲۰ چوہدری برکت اللہ صاحب
- ۹۲۲۲ غلام رسول صاحب
- ۹۲۳۴ چوہدری پیر محمد صاحب
- ۹۲۳۵ پروفیسر عبد الحق صاحب
- ۹۲۵۱ محمد عبد اللہ صاحب
- ۹۲۵۳ ماسٹر محمد طفیل صاحب
- ۹۲۷۳ ملک شیر محمد صاحب
- ۹۲۷۸ ملک غلام رسول صاحب
- ۹۲۹۴ محمد اسمٰعیل صاحب
- ۹۳۰۵ عبد القیوم صاحب
- ۹۳۰۹ قمر الدین صاحب
- ۹۳۱۰ شیخ احمد صاحب
- ۹۸۲۰ بابو فضل کریم احمد صاحب
- ۹۸۲۴ مختار احمد صاحب
- ۹۸۳۸ مفتی اظہار حسین صاحب
- ۹۸۴۸ ڈاکٹر نور احمد صاحب
- ۹۸۴۹ نبی بخش صاحب
- ۹۸۵۰ چوہدری عبد الرشید خانصاحب
- ۹۸۵۹ شیخ سلطان علی صاحب
- ۹۸۶۱ احمدیہ لائبریری
- ۹۸۶۳ عبد الواحد صاحب
- ۹۸۶۶ بیگم صاحبہ جناب شمشاد علی صاحب
- ۹۸۶۷ سید عنایت حسین صاحب
- ۹۸۷۳ سردار شیر محمد صاحب
- ۹۸۸۲ چوہدری مبارک احمد صاحب
- ۹۸۹۲ محمد بخش صاحب
- ۹۸۹۳ منشی کرم الدین صاحب
- ۹۸۹۵ مسٹر رشید احمد عزیز صاحب
- ۹۹۰۰ قاضی عبد الحق صاحب
- ۹۹۰۲ شیخ قمر الدین صاحب
- ۹۹۱۴ محمد حسین صاحب
- ۹۹۱۷ محمد عبد الرحمٰن صاحب
- ۹۹۲۳ سید محمد ہاشم صاحب
- ۹۹۲۶ خواجہ محمد صدیق صاحب
- ۹۹۳۳ اللہ داد صاحب
- ۹۹۳۴ نذیر احمد صاحب
- ۹۹۳۵ قاضی عبد الرحمٰن صاحب
- ۹۹۳۸ لعل محمد صاحب
- ۹۹۴۰ بابو عبد الغفور صاحب
- ۹۹۴۴ پریذیڈنٹ صاحب انجمن احمدیہ
- ۹۹۴۷ شیخ مولا بخش صاحب
- ۹۹۵۶ ڈاکٹر ایس ایم احمد صاحب
- ۹۹۶۰ چوہدری عبد الرحمٰن صاحب
- ۹۹۶۲ آئی اے حکیم صاحب
- ۹۹۶۵ محمد صادق صاحب
- ۹۹۷۶ عبد اللطیف صاحب
- ۹۹۷۸ حکیم عبد الصمد صاحب
- ۹۹۸۱ قریشی نثار احمد صاحب
- ۹۹۸۳ میاں کرم رسول صاحب
- ۹۹۸۴ مرزا غلام سرور صاحب
- ۹۹۸۵ دانشمند صاحب
- ۹۹۹۱ اللہ دتہ صاحب
- ۹۹۹۴ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب
- ۱۰۰۰۰ سکرٹری صاحب جماعت احمدیہ
- ۱۰۰۰۱ سید سردار احمد صاحب
- ۱۰۰۰۵ چوہدری شیر محمد صاحب
- ۱۰۰۱۰ محمد اسمٰعیل صاحب
- ۱۰۰۱۲ ڈاکٹر علی گوہر صاحب
- ۱۰۰۱۳ مولوی غلام حسین صاحب
- ۱۰۰۱۴ ام داؤد صاحبہ
- ۱۰۰۱۷ ملک عبد الرحمٰن صاحب
- ۱۰۰۳۲ سید سردار علی صاحب
- ۱۰۰۳۴ حبیب اللہ خان صاحب
- ۱۰۰۳۷ چوہدری محمد شریف صاحب
- ۱۰۰۳۹ عبد المنان صاحب
- ۱۰۰۴۳ شیخ صدیق احمد خانصاحب
- ۱۰۰۴۴ نور محمد صاحب
- ۱۰۰۴۸ اہلیہ محمد عبد اللہ صاحب
- ۱۰۰۵۲ ولی محمد صاحب
- ۱۰۰۶۱ شاہ شکیل احمد صاحب
- ۱۰۰۶۲ مولوی عبد الغنی صاحب
- ۱۰۰۶۵ شیخ مختار نبی صاحب
- ۱۰۰۷۳ سید عبد المجید صاحب
- ۱۰۰۷۸ محمد یوسف صاحب
- ۱۰۰۸۱ ملک پیر محمد صاحب
- ۱۰۰۸۹ سید جعفر صاحب
- ۱۰۰۹۰ چوہدری ایم اے خالق صاحب
- ۱۰۰۹۱ چوہدری سردار خان صاحب
- ۱۰۰۹۵ مولوی محمد شریف صاحب
- ۱۰۰۹۶ میاں نسیم حسین صاحب
- ۱۰۰۹۷ پیر محمد زمان شاہ صاحب
- ۱۰۱۰۲ چراغ الدین صاحب
- ۱۰۱۰۳ عزیز الدین صاحب
- ۱۰۱۰۴ چوہدری غلام علی صاحب
- ۱۰۱۰۵ چوہدری غلام حسین صاحب
- ۱۰۱۰۷ بخانہ ملک محمد شفیع صاحب
- ۱۰۱۱۳ امیر صاحب جماعت احمدیہ
- ۱۰۱۱۷ مستری محمد یعقوب صاحب
- ۱۰۱۲۲ محمد فضل صاحب
- ۱۰۱۲۵ چوہدری عبد اللہ خانصاحب
- ۱۰۱۳۶ اظہر حسین صاحب
- ۱۰۱۳۷ ایم اے ایف رحمٰن صاحب
- ۱۰۱۳۸ میاں حیات محمد صاحب
- ۱۰۱۳۹ لال خانصاحب
- ۱۰۱۴۴ ملک علی محمد صاحب
- ۱۰۱۴۵ چوہدری غلام قادر صاحب
- ۱۰۱۵۵ نصیر احمد صاحب
- ۱۰۱۵۶ سردار خان صاحب
- ۱۰۱۶۳ سید محمد حسین صاحب
- ۱۰۱۶۴ محمد ذکاء اللہ خان صاحب
- ۱۰۱۶۵ مولوی عبد الرحمٰن صاحب
- ۱۰۱۶۶ سید امجد علی صاحب
- ۱۰۱۶۷ منشی گل محمد صاحب
- ۱۰۱۸۱ خورشید احمد صاحب
- ۱۰۱۸۳ چوہدری احمد علی صاحب
- ۱۰۱۸۴ چوہدری شریف احمد صاحب
- ۱۰۱۹۰ میاں نصیر احمد صاحب
- ۱۰۱۹۲ شیخ محمد حفیظ صاحب
- ۹۳۱۱ محمد عالم صاحب
- ۹۳۱۵ ملک غلام محمد صاحب
- ۹۳۱۹ شیخ محمد محسن صاحب
- ۹۳۲۳ شیخ ابراہیم اسمٰعیل
- ۹۳۲۵ غلام صمدانی خادم
- ۹۳۲۶ بابا پیر بخش صاحب
- ۹۳۴۹ ایم زبیر صاحب
- ۹۳۵۰ مسعود احمد صاحب
- ۹۳۵۱ شکر الٰہی صاحب
- ۹۳۷۳ حکیم انوار حسین صاحب
- ۹۳۷۶ عبد السلام صاحب
- ۹۳۸۰ پیر جی عبد الحمید صاحب
- ۹۳۸۵ غلام قادر صاحب
- ۹۳۸۶ آر ایم خلیل الرحمٰن صاحب
- ۹۳۸۹ ڈاکٹر محمد احمد صاحب
- ۹۳۹۲ علی حیدر خان صاحب
- ۹۴۱۰ یعقوب برادرز
- ۹۴۱۱ محمد ابراہیم صاحب
- ۹۴۲۱ احمد خان صاحب
- ۹۴۲۳ عبد اللہ خان صاحب
- ۹۴۲۵ شیخ محمد اسحاق صاحب
- ۹۴۳۴ محمد صاحب حکیم
- ۹۴۴۴ چوہدری مہر الدین صاحب
- ۹۴۴۵ " برکت علی صاحب
- ۹۴۴۹ حاجی اللہ بخش صاحب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

امرتسر ۲۴ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ شیخ عبد المجید صاحب سندھی کی دعوت پر اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ کے مسلم ارکان ۲۸ اپریل کو امرتسر میں جمع ہو رہے ہیں۔ تاکہ کراچی میں نہتے اور پر امن مسلمانوں پر گولی چلنے کے خلاف عملی اقدام کے لئے غور و خوض کیا جائے۔ ارکان کی اکثریت اس امر کے حق میں ہے۔ کہ حکومت کے رویہ کے خلاف بطور پروٹسٹ مستعفی ہو جائیں۔

جبل پور ۲۴ اپریل۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی مجلس عاملہ کا جلاس آج منعقد ہوا۔ جس میں نئے پارلیمنٹری بورڈ کے لئے ۲۵ ارکان منتخب کئے گئے۔ بورڈ کے لائحہ عمل کے سلسلہ میں یہ قرارداد منظور کی گئی کہ کانگریس کمیٹی اسمبلی میں کانگریسی ارکان کے کام پر اطمینان کا اظہار کرتی ہے۔ اور حسن انتظام پر انہیں مبارکباد دیتی ہے۔

لاہور ۲۴ اپریل۔ لاہور میونسپلٹی کے ۲۵ ارکان نے جن میں ہندو۔ مسلمان۔ سکھ عیسائی سب شامل ہیں اور جو مخالف پارٹی کے نام سے مشہور ہو گی۔ اس کی طرف سے ایک اعلان شائع ہوا ہے۔ جس میں صدر میونسپلٹی پر غفلت شعاری کا الزام لگا رکھا ہے۔ کہ چونکہ صاحب صدر نے اس وقت تک سب کمیٹیاں مقرر نہیں کیں اور اجلاس برابر ملتوی کرتے رہے ہیں۔ اس لئے کام کو سخت نقصان پہونچا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ صاحب صدر کے خلاف اس پارٹی کی طرف سے تحریک مذمت بھی پیش ہونے والی ہے۔ اور ان پر زور دیا جا رہا ہے۔ کہ خود بخود مستعفی ہو جائیں۔ اس پارٹی کا لیڈر ایک مسلمان ہے۔

ملتان ۲۴ اپریل۔ پاک دروازہ کے بازار میں ایک ہندو اور ایک مسلمان میں جھگڑا ہو گیا۔ مسلمان نے چاقو سے ہندو کو ہلاک کر دیا۔ اس پر ہندوؤں نے جھٹ دکانیں بند کر دیں۔ ہندوؤں کے ایک ہجوم نے بعض مسلمان دوکانداروں پر چھویوں اور برچھیوں سے حملہ کر دیا۔ جس سے دو مسلمان شدید مجروح ہوئے۔ پولیس نے حالات پر قابو پا لیا۔

شملہ ۲۴ اپریل۔ سرحد پار کے علاقہ آگرہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ قبائلی افواج بالکل منتشر ہو گئی ہیں۔ اور اب امن بحال ہو چکا ہے۔ نقیب آف اگر۔ حاجی ترنگزئی اور بادشاہ گل کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ اس علاقہ کو چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔

ہوشیار پور ۲۴ اپریل۔ ایک مزدور نے ڈیڑھ سال کی محنت شاقہ سے سو روپیہ جمع کیا۔ اس کی بیوی نے نوٹوں کو محفوظ رکھنے کے لئے بھوسہ میں چھپا دیا۔ مزدور کے بھائی نے بیلوں کو بھوسہ ڈالا۔ تو نوٹ بھی چلے گئے۔ اور ایک بیل انہیں کھا گیا۔

لاہور ۲۳ اپریل۔ وکٹوریہ ڈائمنڈ جوبلی ہندو انسٹی ٹیوٹ لاہور کے جو طلبا ایک عرصہ سے ہڑتال پر ہیں۔ ان کا ایک وفد ہندو مہاسبھا کے اجلاس کے موقعہ پر کانپور پہنچا اور لیڈروں سے امداد کی درخواست کی۔

شملہ ۲۴ اپریل تیراہ کے غیر علاقہ میں چونکہ قبائلی لوگ مخالفت پر آمادہ ہیں۔ اس لئے حکومت نے اس علاقہ میں سڑکوں کی تعمیر کا کام اس وقت تک بند کر دیا ہے۔ جب تک ان لوگوں کے رویہ میں تبدیلی نہیں ہوتی

لائلپور ایگریکلچرل کالج کے قواعد و ضوابط میں تبدیلی ہو کر نئے پراسپکٹس طبع ہوئے ہیں۔ جو ضرورت مند اصحاب دو آنہ قیمت پر سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پریس لاہور سے منگوا سکتے ہیں۔

شملہ ۲۴ اپریل۔ ایران اور ہندوستان کی سرحد کی تعیین کے لئے گذشتہ ماہ مارچ میں جو کانفرنس ہوئی تھی۔ وہ ناکام رہی اور جس رقبہ کی حد بندی نہیں ہوئی۔ اس کے قبائل باغیانہ حرکات کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کے لئے تادیبی کارروائی چونکہ اشد ضروری ہے۔ اس لئے حد بندی کے تصفیہ کے لئے بہت جلد طہران میں ایک کانفرنس منعقد ہو رہی ہے

ترکی کا بجٹ متعلقہ ۱۹۳۵ء شائع ہو گیا ہے۔ اس سال کے مصارف کے لئے ۱۹ کروڑ تیس لاکھ آٹھ ہزار ۲۷ لیرہ منظور کیا گیا ہے۔ جس میں سے ۶ کروڑ ۵ لاکھ فوج و جنگ کے لئے مخصوص ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس سال کے آخر تک ترکی فوج کی تعداد گیارہ لاکھ تک پہونچ جائیگی۔ اور یہ وہ فوج ہوگی۔ جو فوراً میدان جنگ میں لائی جا سکے۔

گورداسپور ۲۵ اپریل۔ آج سپیشل مجسٹریٹ نے سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ چھ ماہ قید کی سزا دے کر بی کلاس میں رکھے جانے کا حکم دیا۔ اسی وقت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ضمانت منظور کر کے رہا کر دیا۔

امرتسر ۲۴ اپریل محلہ رام باغ کی مسجد کے غسلخانہ میں گذشتہ دنوں جو بم پھٹا تھا۔ اس کے سلسلہ میں پولیس نے ایک شخص کو گوجرانوالہ سے گرفتار کر لیا ہے۔ ملزم تھانہ شاہ غریب ضلع گورداسپور کا رہنے والا ہے

بمبئی ۲۳ اپریل۔ ایک مسلح شخص ایک عیسائی عورت کے ہاں رات کے وقت چوری کی نیت سے داخل ہوا۔ اور دھمکا کر چابیاں طلب کیں۔ اور عورت کے انکار پر اسے مجروح کر دیا۔ لیکن عورت نے ہمت کر کے اُسے پکڑ لیا۔ اور اس کی طرف سے پے در پے ضربات کے باوجود اسے نہ چھوڑا۔ جب تک کہ ہمسائے جمع نہ ہو گئے۔

دارالسلام (بذریعہ ڈاک) ہندوستانی باشندگان ٹانگانیکا پر افریقن غنڈوں کے مظالم حد سے بڑھتے جا رہے ہیں۔ ہندوستانی خواتین دن کے وقت بھی شہروں کی گلیوں اور بازاروں میں چل پھر نہیں سکتیں۔ ٹانگانیکا لیگ آف نیشنز کی حکومت میں ہے۔ لیکن ہندوستانیوں کی طرف سے بار بار توجہ دلائے جانیکے باوجود کوئی انسدادی تدبیر اختیار نہیں کی گئی۔

پنجاب میں ہوزری کے کارخانہ داروں کی انجمن نے حکومت کے ٹیرف بورڈ کو لکھا ہے کہ جاپانی مال کی درآمد اور ارزانی ان کے لئے سخت نقصان کا موجب ہو رہی ہے۔ اس لئے جاپان سے آنیوالے مال اور اونی دھاگہ پر محصول درآمد ۲۰ فیصدی بڑھا دیا جائے اور گذشتہ تین سال میں جس قدر جاپانی مال آیا ہے۔ اس کی اوسط نکال کر اس سے نصف سے زیادہ درآمد کی اجازت نہ دی جائے

شملہ ۲۴ اپریل۔ بعض اخبارات میں شائع شدہ یہ خبر غلط ہے۔ کہ گلگت کے آئندہ نظام کے متعلق حکومت ہند اور مہاراجہ کشمیر میں جو معاہدہ ہوا ہے۔ وہ ۱۵ مئی کو نافذ ہو جائے گا۔ یہ صحیح ہے۔ کہ جب تک کشمیری افواج گلگت سے واپس نہ آئیں۔ یہ معاہدہ نافذ نہیں ہو سکتا۔ اور یہ واپسی جون سے قبل ممکن نہیں۔ کیونکہ راستے برفباری کی وجہ سے بند ہیں۔

کلکتہ ۲۴ اپریل۔ کل رات دس بجے فرید پور۔ کرشن نگر۔ بہرام پور۔ ہنسرا اور بعض دیگر اضلاع میں بھی زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ بمبئی میں شام کے سات بجے زلزلہ آیا۔ مگر کوئی نقصان نہیں ہوا۔

کلکتہ ۲۳ اپریل۔ مسٹر۔ اے۔ کے۔ فضل الحق ممبر اسمبلی نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں سانحہ فیروز آباد کے متعلق مسلم لیگ کی خاموشی کی مذمت کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ وہاں مسلمانوں نے وحشیانہ حرکات کی ہیں۔ اور جب تک ہندوستان کی مختلف اقوام میں ایسے بدمعاش موجود ہیں۔ حصول سوراج کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔

لاہور ۲۴ اپریل۔ آج اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سر سکندر حیات خاں قولنج کے درد سے صحتیاب ہو چکے ہیں۔ اور آج شب کوئٹہ سے کلکتہ روانہ ہو جائیں گے۔

ترکی۔ جمعہ کی بجائے اتوار کی تعطیل کے رواج کے متعلق وزارت داخلہ نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ اس تبدیلی کا تعلق مذہب سے نہیں بلکہ یہ اس لئے کی گئی ہے۔ کہ یورپ اور امریکہ کے ساتھ ترکی کے مالی اور تجارتی تعلقات میں سہولت پیدا ہو سکے۔

طہران ۲۲ اپریل۔ ساتر ندران کے علاقہ میں ۱۱ اپریل سے شدید زلزلے آ رہے ہیں۔ جن سے سینکڑوں اموات واقع ہو چکی ہیں۔ اور بیشمار عمارات منہدم ہو چکی ہیں۔ چونکہ خبر رسانی کے وسائل بالکل بند ہو چکے ہیں۔ اس لئے نقصان

رعبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی